Tauseeq, Volume. 1, Issue. 1
ISSN (P) 2790-9271 (E) 2790-928X
DOI: https://doi.org/10.37605/tauseeq.v1i1.4
Received: 19-03-2020
Accepted: 06-04-2020
Published: 30-06-2020

ادب اور تاریخ کا رشتہ

(Relationship between Literature and History)

عقیل احمد شاہ*
ڈاکٹر فرحانہ قاضی*

Abstract

There is a deep and inseparable relationship between literature and history, the importance of which cannot be denied, and for a correct understanding of various literary creations, it is essential to be aware of their political and social background We have to turn to history, but in the meantime, instead of studying pure history, we study history from the point of view of literature. This article seeks to discuss the same relationship between literature and history.

***Key word**:Literature,History,Critics,Auther,relationship*

ادب کے لغوی معنی " اخلاق، تہذیب، طور، طریقہ پسندیدہ، قاعدہ، ضابطہ، حیا، شرم، لحاظ، لاج، (فرہنگِ آصفیہ، جلد اول، صفحہ نمبر ۱۳۲) تعظیم، تکریم، لحاظ، خوش اسلوبی، شائستگی، نظم و نثر کی تخلیقات اور ان سے تعلق رکھنے والی تنقیدی یا تحقیقی انشائیں" کے ہیں۔ (فرہنگِ تلفظ، ص نمبر ۲۵)

اصطلاحی معنوں میں " ادب سے مراد فرد واحد کے جذبات، احساسات، تجربات، مشاہدات اور تخیلات کا موثر تحریری بیان ہے۔ ادب کے حوالے سے مختلف ناقدین تضادات کا شکار رہے ہیں اور ناقدین نے مختلف اوقات میں ادب کی مختلف تعریفیں پیش کیں ہیں۔ تاہم اس ضمن میں ڈاکٹر سید عبداللہ کی پیش کردہ تعریف ادب کا پوری طرح سے احاطہ کرتی ہے۔ اس ضمن میں ڈاکٹر سید عبداللہ رقمطراز ہیں:

> "ادب وہ فن لطیف ہے جس کے ذریعے ادیب جذبات و افکار کو اپنے خاص نفسیاتی شخصی خصائص کے مطابق نہ صرف ظاہر کرتا ہے بلکہ الفاظ کے واسطے سے زندگی کے داخلی اور خارجی حقائق کی روشنی میں ان کی ترجمانی و تنقید بھی کرتا ہے اور اپنے تخیل اور قوت مخترعہ سے کام لے کر اظہار و بیان کے ایسے موثر پیرائے اختیار کرتا ہے۔ جن سے سامع و قاری کا جذبہ اور تخیل بھی تقریباً اسی طرح متاثر ہوتا ہے جس طرح ادیب کا اپنا تخیل اور جذبہ متاثر ہوا ہو"۔(1)

---

* ایم فل اسکالر، شعبہ اردو، جامعہ، پشاور
* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، جامعہ پشاور

ادب کو جان لینے کے بعد یہ جاننا بہت ضروری ہے کہ تاریخ کیا ہے کیونکہ بنا تاریخ کو جانے ہم تاریخ اور ادب کے تعلق کو نہیں سمجھ سکتے۔

تاریخ:

تاریخ کے لغوی معنی "گزشتہ زمانوں کے حالات کی تحقیق و تالیف کا علم" (فرہنگِ تلفظ، صفحہ نمبر ۲۷۱) کسی امرِ عظیم کے وقت کا تعین، وہ کتاب جس میں بادشاہوں کا حال مع سن پیدائش و جلوس اور وفات وغیرہ درج ہو، اس فن کا نام جس میں واقعاتِ عظیمہ کا حال سند رج ہو، تذکرہ بزرگاں ونام آوراں وعلماء وفضلاء وشعراء وغیرہ" کے ہیں (فرہنگِ آصفیہ، جلد اول، صفحہ نمبر ۵۴۶)

عمومی طور پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ "عظیم لوگوں کے کوائف اور مخصوص واقعات کا بیان تاریخ ہے"

انسائیکلوپیڈیا برانیٹیکا میں تاریخ کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے:

History, the discipline that studies the chronological record of events (as affecting a nation or people), based on a critical examination of source materials and usually presenting an explanation of their causes.(2)

ادب اور تاریخ کا رشتہ:

ہر شخص ہر قوم ہر ملک کی اپنی تاریخ ہوتی ہے، جس سے کم یا زیادہ ہر شخص اپنی بساط کے مطابق واقفیت رکھتا ہے۔ بالکل اسی طرح ادب کی بھی ایک تاریخ ہوتی ہے، ادب اور تاریخ کا آپس میں ایک اٹوٹ رشتہ ہے۔ ادب جیسا کہ ہم جانتے ہیں کسی خاص دور میں تخلیق ہوتا ہے اور اس دور کے واقعات اس دور کے معاشرے پر اثر انداز ہوتے ہیں پھر ادیب ان واقعات سے اثر لے کر جب ادب تخلیق کرتا ہے تو اس ادب کے محرکات اور پسِ منظر کی تفہیم کے لیے تاریخ کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ مثلاً ۱۷۳۹ء میں نادر شاہ افشار کا حملہ، ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی، ۱۹۴۷ء میں تقسیم ہند، تاریخ کے چند ایسے اہم واقعات ہیں جنہوں نے اردو زبان و ادب کو بہت متاثر کیا ان واقعات سے ہمارے شعراء اور نثر نگاروں نے بہت اثر قبول کیا، لہٰذا جب ہم ان واقعات کے نتیجے میں تخلیق کردہ ادب کا مطالعہ کرتے ہیں تو اس کی درست تفہیم کے لیے ہمیں تاریخ کا رخ کرنا پڑتا ہے۔

اس حوالے سے ایک بات کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے، اور وہ یہ کہ ادبی تاریخ ایک عام تاریخ سے کافی حد تک مختلف ہوتی ہے تاریخ میں ہمارا مقصد کسی خاص ملک یا علاقے کے گزشتہ واقعات کو تفصیل کے ساتھ پیش کرنا ہوتا ہے لیکن ادبی تاریخ میں ہمارا مقصد کسی خاص دور میں ادب کے حوالے سے تاریخ کا مطالعہ ہے نہ کہ خالص تاریخی واقعات کا۔ "ادبی تاریخ کا سب سے اہم پہلو ادب کے ارتقاء کو پیش کرنا ہے۔"(3) بنیادی طور پر ادبی تاریخ کے پڑھنے اور پڑھانے کا مقصد تاریخ کے کسی خاص دور میں تخلیق کردہ ادب کے محرکات اور پسِ منظر کو سمجھنا ہے۔ مزید برآں یہ کہ ہمیں تاریخ سے اس دور کے سماج، معاشرہ، معاشرت طرز حکومت اور تہذیبی عناصر کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ اس سب کے علاوہ ہم تاریخ کے آئینہ میں زبان اور اس کے بولنے والوں کے بارے میں بھی معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ "ادب کی تاریخ وہ آئینہ ہے جس میں ہم زبان اور اس زبان کے بولنے والوں کی اجتماعی و تہذیبی روح کا عکس دیکھ سکتے ہیں۔"(4)

ادبی مورّخ کا کام یہاں ختم نہیں ہو جاتا بلکہ زبان کی تاریخ اور وقتاً فوقتاً اس میں رونما ہونے والی تبدیلیوں کو بھی ادبی تاریخ کا حصہ ہونا چاہیئے۔ ادبی تاریخ لکھنے والے کا کام صرف یہ نہیں کہ وہ زبان کی تاریخ اس کے مختلف ادوار اور اس دوران پیش آنے والے واقعات کی تفصیل فراہم کرے بلکہ ساتھ ساتھ زبان میں استعمال ہونے والے الفاظ، محاورات، تراکیب، ضرب المثال اور عہد بہ عہد ہونے والی تبدیلیوں نیز وقت کے ساتھ

ساتھ نئے الفاظ کی زبان میں شمولیت اور وہ الفاظ جو وقت کے ساتھ خود کو ہم آہنگ نہ رکھ سکے اور ترک کر دیے گئے کے بارے میں بھی ادبی تاریخ میں مواد شامل ہونا چاہیے۔ان سب باتوں کے علاوہ ادبی تاریخ میں ناصرف زبان بننے کے عمل بلکہ اس کے پھلنے پھولنے کے اسباب اور لسانی حوالے سے بنیادی تصورات کو بھی شامل کرنا ادبی مورّخ کے فرائض میں شامل ہے۔بقول ڈاکٹر سہیل احمد:

"زبان کے بننے، پھیلنے اور ختم ہونے کے بارے میں بنیادی لسانی تصورات کے مباحث تاریخ ادب کے نصاب میں شامل کیے جائیں۔"(5)

ادبی تاریخ کے حوالے سے ایک بات کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے اور وہ یہ کہ ادبی تاریخ کو ٹکڑوں یا حصّوں میں بانٹنے کی بجائے ارتقائی اعتبار سے ایک وحدت کی شکل میں پڑھنا چاہیئے۔ادبی تاریخ کو ٹکڑوں یا حصوں میں تقسیم کرنے سے تاریخ ادب کا مقصد ہی فوت ہو جائے گا کیونکہ ادب میں بعض اوقات ایک واقعہ ایک تحریک دوسری تحریک کے ردعمل کے طور پر سامنے آتی ہے اب ایسی جگہوں پر پہلی تحریک کو سمجھے بغیر دوسری تحریک یا رجحان کا صحیح تصور اخذ نہیں کیا جا سکتا اسی لیے ادبی تاریخ کو حصوں میں تقسیم کیے بغیر ایک تسلسل میں ایک اکائی کی صورت میں پڑھنا زیادہ مفید اور کار آمد ہے۔بقول ڈاکٹر جمیل جالبی

"ادب کی تاریخ ایک ایسی اکائی ہے جسے ٹکڑے ٹکڑے کر کے نہیں دیکھا جا سکتا۔"(6)

اس ضمن میں اس بات کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے کہ تاریخ ادب میں ادوار کو اہمیت دی جائے نہ کہ افراد کو، ہم جب کسی دور کا مطالعہ کرتے ہیں تو اس دور کے ادباء اس کے تحت آجاتے ہیں لہٰذا انہیں علیحدہ طور پر اپنے دور سے الگ کر کے پڑھنا گمراہ کن تصور ہے۔مثلاً آپ کسی دور کو لیں اور اس دور میں ذیلی عنوانات کے تحت ادبا پر بات کریں انہیں سمجھنے کی کوشش کریں لیکن ادبا ادوار کے تحت آئیں گے انھیں اپنے عہد سے علیحدہ کر کے سمجھنا بڑی حد تک مشکلات اور درست تفہیم میں رکاوٹ کا سبب بن سکتا ہے۔اس حوالے سے ڈاکٹر سہیل احمد لکھتے ہیں:

"ادبی تاریخ کے پرچے میں شخصیات، اصناف اور تحاریک کو تاریخی ادوار کی اکائی میں پڑھایا جائے۔"(7)

مثلاً دبستانِ دہلی کے تحت میؔر، دؔرد، سوؔدا، غاؔلب اور ذوؔق کو پڑھا جائے نہ کہ ان سب کو الگ الگ کر کے دیکھا جائے۔

ادبی تاریخ کا کام صرف یہ نہیں کہ اس میں واقعات کا انبار لگا دیا جائے اور مختلف واقعات کو جمع کر دیا جائے اور حقائق کو بغیر ترتیب کے پیش کر دیا جائے بلکہ ادبی تاریخ کا کام یہ ہے کہ ان تمام تاریخی واقعات اور حقائق کو ترتیب کے ساتھ مربوط شکل میں پیش کرے۔اس ترتیب کے دوران واقعات کا اندراج اس ترتیب سے کیا جائے جس ترتیب سے وہ رونما ہوئے ہیں۔

اس ضمن میں ڈاکٹر جمیل جالبی لکھتے ہیں:

"تاریخ کا کام صرف یہ نہیں ہے کہ وہ واقعات و حقائق کا محض اندراج کر دے بلکہ ضروری ہے کہ مختلف سروں کو باہمی ربط دے کر ایک ایسی تنظیم میں لے آئے کہ یہ تصویر پڑھنے والے کے ذہن پر نقش ہو جائے اور ادب کا حقیقی، تاریخی ارتقاء بھی نظروں کے سامنے آجائے۔ تاریخ بیک وقت کیوں اور کیسے کا جواب بھی ہے جس میں مختلف عوامل اور رجحانات کی وجہ دریافت کر کے انھیں ایک مشترک رشتے میں پرونا ہوتا ہے۔"(8)

ادبی تاریخ کو صرف تاریخ کے چند خشک واقعات تک محدود نہیں رہنا چاہیئے بلکہ اس میں زندگی کی کشمکش، بحر زیست میں رونما ہونے والے مدوجزر اور معاشرے کی بدلتی ہوئی قدریں بھی نظر آنی چاہیئے۔بقول ڈاکٹر جمیل جالبی 'زندگی میں جو حرکت و عمل نظر آتے ہیں ان کی واضح جھلک

ادبی تاریخ میں بھی نظر آنی چاہیئے۔ادبی تاریخ کے مطالعے سے یہ بات بھی سامنے آنی چاہیئے کہ حال کا ماضی سے کیا رشتہ ہے اور یہ بات بھی کہ حال ماضی کو کیسے بدلتا رہتا ہے'۔(9)

بحیثیتِ مجموعی یہ کہا جا سکتا ہے کہ تاریخ ادب، ادب کا ایک ایسا لازمی جزو ہے جس کے بغیر ادب کا سمجھنا محال ہے۔

ادبی تاریخ کے اصول

اوپر کے مباحث کی روشنی میں ادبی تاریخ کے حوالے سے چند نکات سامنے آتے ہیں۔ان نکات کی روشنی میں ادبی تاریخ کے اصول یہ ہیں۔

- ادبی تاریخ کا بنیادی مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ وہ ادب کا پس منظر بیان کرے، لیکن پس منظر کے حوالے سے ایک بات کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے کہ پس منظر طویل نہ ہو بلکہ اس باب میں جامعیت اور اختصار سے کام لیا جائے۔
- دوسری سب سے ضروری اور اہم بات یہ ہے کہ ادب کے حوالے سے تاریخ کا مطالعہ کیا جائے اور خالص تاریخ کی بجائے ادبی تاریخ پر زور دیا جائے، کیونکہ ہمارا مقصد ادب کی تفہیم کے لیے تاریخ سے رجوع کرنا ہے نہ کہ خالص تاریخ کا مطالعہ۔
- ادبی تاریخ کو محض تاریخیت تک محدود کرنا بھی ایک گمراہ کن بات ہوگی، اس ضمن میں کوشش اس بات کی کیجائے کہ ادبی تاریخ میں زندگی کے نشیب و فراز، معاشرے کی کشمکش اور سماج کا نقشہ بھی دکھائی دے، کیونکہ ادب زندگی کی عکاسی کرتا ہے اور زندگی معاشرے میں جنم لیتی اور پھلتی پھولتی ہے، لہٰذا اس کا ہونا نہایت ضروری ہے۔
- ادبی تاریخ میں ادب کے ساتھ ساتھ زبان کی تاریخ کو بھی پیش کیا جانا ضروری ہے۔زبان اسکا آغاز وارتقاء اور لسانی مباحث کو بھی تاریخ ادب کا حصہ ہونا چاہیئے۔
- تاریخ ادب کو ٹکڑوں کی بجائے، ایک ارتقائی وحدت کی صورت میں پیش کیا جائے۔
- افراد کی بجائے ادوار کو اہمیت دی جائے، اور افراد، اصناف اور تحاریک کو ادوار کے ذریعے سے پڑھا جائے۔
- واقعات کو ترتیب کے ساتھ مربوط شکل میں اس طرح پیش کیا جائے کہ جس ترتیب سے وہ رونما ہوئے ہوں۔
- تاریخ ادب میں اس بات کا خاص طور پر خیال رکھا جائے کہ سنی سنائی باتوں کو تقویت نہ ملے بلکہ حقائق کو چھان پھٹک کر صرف مستند مواد کو ہی تاریخ کا حصہ بنایا جائے اور من گھڑت باتوں سے ممکنہ حد تک اجتناب کیا جائے۔

حوالہ جات

1۔سید عبداللہ، اشاراتِ تنقید، مکتبہ خیابانِ ادب، لاہور، ۱۹۶۶ء صفحہ نمبر ۳۲۴

2-https://www.britannica.com/search?query=HISTORY
۱۰ اپریل ۲۰۱۹ء، ۰۷:۴۸PM

3۔اشرف کمال، ڈاکٹر، تاریخ اصناف نظم ونثر، سٹی بک پوائنٹ، کراچی، ۲۰۱۷ء، صفحہ نمبر ۲۶۳

4۔ جمیل جالبی، ڈاکٹر، تاریخِ ادبِ اردو، جلد اوّل، پیش لفظ، مجلسِ ترقی ادب، لاہور، ۲۰۰۸ء

5۔ سہیل احمد، ڈاکٹر، اردو ادب کی تاریخ: تدریس کے نئے تناظرات، مشمولہ خیابان، شمارہ نمبر ۲۶، ۲۰۱۲ء، صفحہ نمبر ۱۰۷

6۔ جمیل جالبی، ڈاکٹر، تاریخِ ادبِ اردو، جلد اوّل، پیش لفظ، مجلسِ ترقی ادب، لاہور، ۲۰۰۸ء

7۔ سہیل احمد،ڈاکٹر،اردو ادب کی تاریخ: تدریس کے نئے تناظرات، مشمولہ خیابان، شمارہ نمبر ۲۶، ۲۰۱۲، صفحہ نمبر ۱۰۸

8۔ جمیل جالبی،ڈاکٹر، تاریخ ادبِ اردو، جلد دوم، پیش لفظ، مجلسِ ترقی ادب،لاہور، ۲۰۰۵ء صفحہ نمبر ۱۲

9۔ جمیل جالبی،ڈاکٹر، تاریخ ادبِ اردو، جلد دوم، پیش لفظ، مجلسِ ترقی ادب،لاہور، ۲۰۰۵ء صفحہ نمبر ۱۳

References:

1- Syed Abdullah, Ishaarat e tanqeed, maktabakhayaban e adab, lahore, 1966 p324https://www.britannica.com/search?query=History7:48pm DATE: 1/4/2019
2- Ashraf Kamal, Dr, tareekhasnaafNazam o nasr, city book point, Karachi 2018, pg 263.
3- JameelJaalbi, Dr, tareekhadab e Urdu, jildawwal, paishlafz, Majlistaraki e adab, Lahore 2008.
4- SohailAhmed ,Dr, Urdu adabkitareekh: tadreeskynayetanazraat, mashmoolakhayaban, shumara number 26, 2012, pg 107.
5- JameelJaalbi, Dr, tareekhadab e Urdu, jildawwal, paishlafz, Majlistaraki e adab, Lahore 2008.
6- Sohail Ahmed, Dr, Urdu adabkitareekh, tadreeskynayetanazraat, mashmoolakhayaban, shumara number 26, 2012 pg 108.
7- JameelJaalbi, Dr , tareekhadab e Urdu jilddoum, paishlafz , Majlistaraki e adab, Lahore 2005 pg 12.
8- JameelJaalbi, Dr , tareekhadab e Urdu, jilddoum, paishlafz , Majlistaraki e adab, Lahore 2005 pg 13.